السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری بیوی نے یہ نذر مانی تھی کہ جب اس کے بیٹے نے میٹرک کی سند حاصل کر لی تو وہ ہر ماہ چھ روزے رکھا کرے گی اس نے تقریباً ایک سال پہلے یہ سند حاصل کر لی اور اس نے اس تاریخ سے روزے رکھنے شروع کر دیے لیکن اب اسے اس نذر کی وجہ سے بہت ندامت اور دشواری کا سامنا ہے کیونکہ بچوں کی تربیت 'گھریلو کام کاج اور خصوصاً موسم گرما میں اسے روزے رکھنے میں بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہذا اس نذر کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا وہ ہمیشہ روزے رکھتی رہے یا اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرے؟ یاد رہے اس نے نذر یہ مانی تھی کہ وہ ساری زندگی ہر ماہ چھ روزے رکھے گی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس عورت کو اپنی نذر پوری کرنی چاہیے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

«مَنۡ نَذَرَ أَنۡ يُطِيعَ اللَّهَ فَلۡيُطِعۡهُ، وَمَنۡ نَذَرَ أَنۡ يَعۡصِيَهُ فَلَا يَعۡصِهِ۔ (صحیح بخاری)

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے تو اسے اطاعت کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کی نذر مانے تو اسے اس کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے''۔

اور اللہ تعالیٰ نے نذر کو پورا کرنے والوں کی تعریف میں فرمایا ہے:

وفونَ بِالنَّذرِ وَيَخافونَ يَومًا كانَ شَرُّهُ مُستَطيرًا ۷ ... سورۃ الدہر

''یہ لوگ نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی پھیل رہی ہوگی''۔

اگر اس عورت نے متواتر روزے رکھنے کی نیت نہیں کی تھی تو پھر الگ الگ روزے رکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں لیکن اگر اس نے متواتر روزے رکھنے کی نیت کی تھی تو پھر اسے متواتر روزے ہی رکھنے ہوں گے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائے۔ اسے عظیم اجر و ثواب عطا فرمائے اور اسے بھی اور دیگر مسلمانوں کو بھی یہ وصیت کرتے ہیں کہ وہ نذر نہ مانا کریں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

«"لَا تَنۡذِرُوا، فَإِنَّ النَّذۡرَ لَا يُغۡنِي مِنَ الۡقَدَرِ شَيۡئًا، وَإِنَّمَا يُسۡتَخۡرَجُ بِهِ مِنَ الۡبَخِيلِ" (صحیح مسلم)

''نذر نہ مانا کرو کیونکہ نذر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو نہیں ٹال سکتی ہاں البتہ اس کے ساتھ بخیل سے کچھ مال ضرور نکال لیا جاتا ہے''۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص541

محدث فتویٰ